

114 سال بعد پہلی اشاعت

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے نام علمائے عرب کے چھ (6) اہم خطوط کا مجموعہ بنام

"المہند" کی کہانی
علمائے عرب کی زبانی

مرتب

ابو میلاد محمد خرم شہزاد مدنی

باہتمام

محمد شرافت علی قادری رضوی

ناشر

رُشد الایمان فاؤنڈیشن

سمندری پاکستان

114 سال بعد پہلی اشاعت

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے نام علمائے عرب کے 6 اہم خطوط کا مجموعہ بنام

”المہند“ کی کہانی
علمائے عرب کی زبانی

از قلم

ابو میلاد خرم شہزاد العطاری

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين والصَّلاة والسَّلام على سيِّد الأنبياء والمرسلين ، وعلى آله وصحبه أجمعين ، ومن اتبعهم بإحسان إلى يوم الدين

أما بعد !

آج سے کئی سال پہلے "مکتبۃ الحرم المکی" کے مخطوطات میں اپنے بزرگوں کے علمی آثار تلاش کرتے ہوئے یہ خطوط سامنے آئے چونکہ یہ برصغیر میں پائے جانے والے ایک بڑے افتراق وانتشار کے حل کے لئے اہم تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے اولاً تو یہ خواہش ہوئی کہ ان کو ترجمہ و تحقیق کے ساتھ جلد منظرِ عام پر لایا جائے مگر جب اپنی بے بضاعتی پر نظر گئی تو خود اس اہم کام کی ہمت نہ ہو پائی۔ اس لئے بعض ایسے اہلِ علم حضرات کو یہ خطوط پیش کر کے منظر عام پر لانے کی گزارش کی جن کے متعلق اس عاجز کو علم ہوا کہ وہ "حسام الحرمین" کے تعلق سے کچھ کام کر رہے ہیں لیکن جب عرصہ دراز گزر جانے کے باوجود یہ خطوط منظرِ عام پر نہیں آئے اور محترم دوست جناب میثم عباس قادری رضوی صاحب سے ان کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے اردو ترجمہ کے ساتھ جلد از جلد ان خطوط کو شائع کرنے پر زور دیا اور انہیں کے پیہم اصرار پر اس عاجز نے محض اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتے ہوئے اس اہم کام کے لئے کمر ہمت باندھی جو اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مکمل ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے کرم کے شایانِ شان جناب میثم عباس صاحب کو ان کوششوں پر جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کو اسی طرح علم دین کی ترویج و

اشاعت کے میدان میں سر گرم رکھے۔

ضروری ہے کہ اصل موضوع پر آنے سے پہلے میں اپنے ان کرم فرماؤں اور محسنوں کا بھی تذکرہ کرتا چلوں جن کی مدد سے یہ کام احسن طریقے سے پایہ تکمیل تک پہنچا، ان میں سے ایک میرے استاد محترم حضرت مولانا مظفر علی مدنی صاحب ہیں جنہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود وقت نکال کر ان میں سے اکثر خطوط اور ان کے ترجمے کو ملاحظہ فرمایا اور دوسرے حضرت مولانا مفتی نثار احمد مصباحی صاحب ہیں جن کی مدد سے شیخ العلما محمد سعید بابصیل رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوب میں سے بعض الفاظ واضح ہوئے۔

اللہ تعالیٰ ہماری ان کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر آخرت میں ہماری نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

قارئین سے التماس ہے کہ جو کوئی بھی عاجز کے اس کام سے فائدہ اٹھائے اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھے اور میرے لئے حسنِ خاتمہ کی دعا کرتا رہے۔

○ ○ ○

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی بن مجید علی کی پیدائش 1269ھ / 1852ء کو قصبہ نانوتہ ضلع سہارنپور، اپنے ننھیال میں ہوئی۔ کچھ عرصہ "دار العلوم دیوبند" میں پڑھا اور درسِ نظامی کی تکمیل "مظاہر العلوم، سہارنپور" میں کی۔ مولوی رشید احمد گنگوہی سے بیعت کی اور خلافت حاصل کی۔ منگلور کے ایک دینی مدرسہ سے تدریسی دور کا آغاز کیا، پھر بھوپال اور پھر سکندر آباد، بلند شہر میں کچھ عرصہ گزارنے کے بعد 1295ھ کو ریاست بہاولپور پاکستان گئے اور 1306ھ تک 11 سال یہاں قیام کیا۔ بہاولپور کے بعد بریلی میں چند ماہ گزارے، 1308ھ میں دار العلوم دیوبند گئے جہاں 1314ھ تک مشغولیت رہی پھر مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور چلے آئے اور یہاں مسلسل 31 سال رہے۔ 1346ھ میں وفات پائی۔ عربی اردو میں چند کتابیں لکھیں، ان میں سے ایک "براہین قاطعہ" ہے جو ریاست بہاولپور میں قیام کے دوران لکھی۔ خلیل انبیٹھوی نے اس کتاب میں عقائد و معمولاتِ اہلسنت سے کھلا انحراف کیا اور سید عالم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے علم کو شیطان کے علم سے کمتر بتایا۔ اس کے سبب شوال 1306ھ کو خلیل انبیٹھوی اور علامہ غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان مناظرہ ہوا جس میں خلیل انبیٹھوی کو شکست فاش ہوئی۔ 1307ھ کو جب علامہ قصوری رحمۃ اللہ علیہ عازمِ حج بیت اللہ ہوئے تو رودادِ مناظرہ کو عربی میں منتقل کر کے علمائے مکہ کے سامنے پیش کیا اور انہوں نے علامہ قصوری رحمۃ اللہ علیہ کے مؤقف کی تائید و تصدیق فرمائی۔

علامہ قصوری رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ اور بھی کئی علما نے اپنی کتابوں میں کلی یا جزوی طور پر براہینِ قاطعہ کی عقائد و معمولات اہلسنت سے متصادم عبارات کا رد کیا اور شرعی گرفت کی لیکن اس سلسلے میں جو مقبولیت "حُسَامُ الحَرَمَین عَلٰی مَنحَرِ الکُفرِ وَالمَین" کو حاصل ہوئی یہ اسی کا حصہ ہے۔ "حسام الحرمین" امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے جس پر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے 33 علمائے کبار کی تصدیقات ہیں نیز بعد میں علامہ حشمت علی خان لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے پاک و ہند کے 268 علما سے اس پر تصدیقات حاصل کیں جو "اَلصَّوَارِمُ الهِندِيَّة" نام سے متعدد بار شائع ہو چکی ہیں۔ خیر جب 1324ھ میں "حسام الحرمین" لکھی گئی تو اس سے حق و باطل کے درمیان خط امتیاز واضح ہو گیا اور عقائد و معمولاتِ اہلسنت سے منحرف ہونے والے علمائے دیوبند اور ان کے پیروکار ایک نئے فرقے کے طور پر ظاہر ہوئے۔ "حسام الحرمین" کے منظر عام پر آنے سے مخالفین کی جو رسوائی ہوئی اور انہیں مسلمانوں کے درمیان پنپنے کے لئے جن دشواریوں کا سامنا ہوا ان کے ازالے کے لئے انہی میں سے ایک شخص نے 26 سوالات عربی میں مرتب کئے جن کے جوابات خود صاحبِ براہین مولوی خلیل انبیٹھوی نے لکھے اور ان جوابات میں اپنی تصنیفات کے خلاف اپنا مذہب ظاہر کیا۔

اب مولوی خلیل انبیٹھوی ان سوالات و جوابات کو ساتھ لے کر بذات خود سفر پر روانہ ہوئے اور ان کی کئی نقلیں اہالیانِ حرمین میں تقسیم کیں اور پوری کوشش کی کہ ان پر علمائے حرمین کی تصدیقات حاصل کی جائیں لیکن خلیل انبیٹھوی کی ساری محنت رائیگاں گئی اور علمائے حرمین ان سوالات و جوابات کے فریب میں نہ آئے۔ سوالات و جوابات کے ظاہر پر نظر کرتے ہوئے جن ایک دو علما نے تصدیق لکھ دی تھی حقیقت حال سے

واقف ہونے پر انہوں نے بھی خلیل انبیٹھوی سے اپنی تصدیقات واپس حاصل کر لیں۔ خلیل انبیٹھوی اپنے کتابچے پر علمائے حرمین کی تصدیق تو حاصل نہ کر پائے لیکن اپنے رد میں کچھ تاریخی دستاویز کا اضافہ ضرور کرا آئے وہ اس طرح کہ مسجد حرام شریف کے امام اور مدرس علامہ شیخ صالح بافضل رحمۃ اللہ علیہ نے خلیل انبیٹھوی کی دسیسہ کاری کے رد میں باقاعدہ رسالہ تحریر کیا۔

اس سب صورت حال کے باوجود خلیل انبیٹھوی نے اپنی سعیِ لاحاصل جاری رکھی اور ان سوالات و جوابات پر کچھ تصدیقات اپنے ہی لوگوں سے حاصل کیں، کچھ ادھر ادھر سے نقل کیں اور "المُھَنَّد عَلَی المُفَنَّد" نام سے کتابچہ شائع کروا دیا۔ اس کے ساتھ یہ مشہور کیا گیا کہ علمائے حرمین نے "حسام الحرمین" پر اپنی تصدیقات سے رجوع کر لیا ہے۔ علمائے اہلسنت کی طرف سے اس کتابچے کے متعدد جوابات سامنے آئے جیسا کہ علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے "التَّحقِیقات لِدَفعِ التَّلبِیسَات" کے نام سے اس کا رد لکھا، علامہ حشمت علی خان لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے "رَادُّ المُھَنَّد" نام سے اس کتابچے کی قلعی کھولی اور مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے "دَوَائِرُ الدَّوران" نام سے اعتراضات کا جواب دیا۔ اگرچہ ان اکابر کی یہ تحریریں اس کتابچے کی حقیقت آشکار کرنے کے لئے کافی ہیں لیکن ایک گوشہ جو آج تک پوشیدہ رہا کہ "المھند" پر جن علما کے نام کی تصدیقات لکھ کر دعویٰ کیا گیا ہے کہ ان علما نے "حسام الحرمین" کی تصدیق سے رجوع کر لیا ہے، خود وہ علما اس بارے میں کیا کہتے ہیں! اس سلسلے میں ہم یہاں علمائے عرب کے چھ خطوط مع ترجمہ نقل کریں گے جس میں انہوں نے امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نام جوابی خطوط میں اپنی نسبت مخالفین کے اس دعویٰ کی خود تردید کی ہے۔

یہ خطوط مکتبہ الحرم المکی، مکہ مکرمہ میں زیر رقم 3803/35 محفوظ ہیں۔"فهرس مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف"، جلد3، صفحہ 359 پر بھی ان خطوط کا ذکر موجود ہے نیز قاضی فضل احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب انوارِ آفتابِ صداقت، صفحہ 525 پر خلیفۂ اعلیٰ علامہ لعل خان مدراسی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "تاریخ وہابیہ دیوبندیہ" سے ایک اقتباس نقل کیا ہے جس میں ایک مکی عالم (جن کا نام مذکور نہیں)، کے خط کا ذکر ہے، عبارت یہ ہے:"مکہ معظمہ بھر میں فقط ایک عالم مکی نے تصدیق لکھی ہے۔ ان کا مہری خط آیا ہوا مجلسِ اہلِ سنت و جماعت میں موجود ہے کہ خلیل احمد غلط کہتا ہے، ہم اس کی تکفیر پر قائم ہیں جو ہم حسام الحرمین میں لکھ چکے ہیں۔"(انوار آفتابِ صداقت، ص525)

ان میں سب سے پہلا خط شیخ العلما علامہ محمد سعید بابصیل مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

شیخ محمد سعید بابصیل (1245ھ-1330ھ/1829ء-1912ء):

آپ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے وہیں وفات پائی، پہلے مسجد حرام میں مدرس ہوئے پھر عثمانی حکومت نے مفتی شافعیہ نامی اہم منصب آپ کے سپرد کیا۔ بعد ازاں پورے مکہ مکرمہ میں مختلف سرکاری مناصب پر خدمات انجام دینے والے جملہ علمائے کرام کے نگران منصب شیخ العلما پر آپ کو تعینات کیا گیا۔ جس پر اپنی وفات تک خدمات انجام دیں اور شیخ الاسلام کے لقب سے جانے گئے۔ چند تصنیفات ہیں، ان میں رد وہابیت پر "القول المجدی فی الرد علی عبد اللہ بن عبد الرحمن السندی" ہے جو جکارتہ سے شائع ہوئی اور یہ ہندوستان کے غیر مقلد مولوی محمد بشیر سہسوانی (ت1323ھ/1905ء) وغیرہ کی تصنیف صیانة الانسان کے تعاقب میں لکھی گئی۔ دیگر تصنیفات میں رسالة فی البعث والنشور فی احوال الموتی والقبور اور الدرر النقیة فی فضائل ذریة

خیر البریۃ وغیرہ ہیں۔

آپ نے حسام الحرمین کے علاوہ محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مزید دو کتب الدولۃ المکیۃ اور فتاوی الحرمین برجف ندوۃ والمین پر نیز مولانا غلام دستگیر قصوری کی تقدیس الوکیل عن توھین الرشید والخلیل پر بھی تائیدی فتاویٰ و تقاریظ قلم بند کیں۔ جو ان کتب کے ساتھ مطبوع ہیں۔ (تاریخ الدولۃ المکیہ، ص104)

خلیل انبیٹھوی نے المھند میں آپ کا ذکر ان تعریفی کلمات کے ساتھ کیا ہے:

حضرة الشيخ الأجل والفاضل الأبجل إمام العلماء ومقدام الفضلاء رئيس الشيوخ الكرام وسند الأصفياء العظام عين أعيان الزمان قطب فلك العلوم والعرفان حضرة مولانا الشيخ محمد سعيد بابصيل الشافعي شيخ العلماء مكة المكرمة والإمام والخطيب بالمسجد الحرام لا زال محفوفا بنعم الملك العلام . (المهند، ص90، دار الاشاعة)

اور صفحہ 95 کے حاشیے میں لکھا ہے: چونکہ جناب شیخ العلماء حضرت محمد سعید بابصیل تمام علماء مکہ مکرمہ زید شرفا و فضلا کے سردار اور ان کے امام ہیں لہٰذا ان کی تصدیق و تقریظ کے بعد کسی عالم کی علماء مکہ معظمہ میں سے تقریظ کی حاجت نہیں۔ (المہند، ص95)

احباب! ملاحظہ کریں، شیخ العلماء علامہ محمد سعید بابصیل رحمۃ اللہ علیہ اپنے اس مکتوب میں صاف صاف بتا رہے ہیں کہ ان کے متعلق مولوی خلیل انبیٹھوی نے جو دعویٰ رجوع کیا ہے اس کا یہ دعویٰ جھوٹا ہے، ہم حسام الحرمین پر لکھی اپنی تصدیق پر قائم ہیں۔

دوسرا اور پانچواں خط مکہ مکرمہ کے مفتی مالکیہ شیخ محمد عابد بن حسین مالکی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

شیخ محمد عابد بن حسین مالکی(1275ھ-1341ھ/1859ء-1933ء):

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ مدرس مسجدِ حرام، نیز آپ کی رہائش گاہ بھی کسی بڑے مدرسہ سے کم نہ تھی۔ آپ کے والد مفتی مالکیہ تھے بعد ازاں اس گھرانہ کے متعدد علما مختلف اوقات میں اس منصب سے وابستہ رہے۔ چنانچہ آپ بھی عثمانی اور پھر ہاشمی عہد میں مفتی مالکیہ تعینات رہے۔ گورنر مکہ مکرمہ سید عون رفیق پاشا بن محمد حسنی (ت1323ھ/1905ء) جو1299ھ سے وفات تک گورنر رہے۔ مؤرخین نے رعایا پر ان کے ظلم و انتقام کا بطور خاص ذکر کیا ہے۔ 1314ھ کو اعلاءِ کلمۃ الحق کی پاداش میں مذکور گورنر نے چند اکابر علماء کو مکہ مکرمہ سے نکل جانے کا حکم دیا، تب شیخ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ ان جلاوطن کیے گئے علما میں سے ایک تھے۔ پھر کئی برس بعد اس شہر مقدس میں واپس آئے۔ چند تصنیفات کے نام معلوم ہو سکے جو یہ ہیں: اپنے والد کی تصنیف توضیح المناسک کی شرح هداية الناسك مطبوعہ مکہ مکرمہ، القول الفصل فی تأييد سنة السدل علی مذهب الامام مالک بن انس مطبوعہ مکہ مکرمہ، فقہ مالکی پر اعذب المقال فی دليل الارسال مخطوطہ مخزونہ مکتبۃ مکہ مکرمہ، تصوف پر رفع البدع والفساد عن حديقة الذكر والاوراد مخطوط مکتبۃ مکہ مکرمہ، رسالة فی اثبات التوسل۔

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ نے سفر حجاز کے دوران مکہ مکرمہ میں آپ سے ملاقات کی۔ حسام الحرمین کے علاوہ الدولة المكية اور تقديس الوكيل کے مقرظ نیز فاضل بریلوی سے خلافت پائی۔(تاریخ الدولۃ المکیہ، ص106)

ان کا ذکر المہند میں ان کلمات سے کیا گیا ہے:

مولانا العلام الإمام الهام الفقيه الزاهد والفاضل الماجد حضرة

مولينا الشيخ محمد عابد مفتي المالكية أدامه الله تعالى. (المهند، ص96)
تیسرا اور چھٹا خط مفتی مالکیہ کے بھائی شیخ محمد علی بن حسین مالکی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

شیخ محمد علی بن حسین مالکی (1287ھ-1367ھ/1870ء-1948ء):

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، طائف میں وفات پائی اور وہیں قبر واقع ہے۔ مدرس مسجد حرم، دار العلوم دینیہ کے صدر مدرس، عثمانی وہاشمی عہد میں مفتی مالکیہ رہے۔ عثمانی عہد میں محکمہ انصاف کے ایک شعبہ کے سربراہ وغیرہ مناصب جبکہ ہاشمی دور میں نائب وزیر تعلیم، مجلس شوریٰ اور سینٹ کے رکن، پھر سعودی عہد میں عدالتی نظام کی اعلیٰ کمیٹی کے رکن رہے۔ علم نحو کے خصوصی ماہر، اسی باعث امام النحویین کہلائے۔

آپ کی تصانیف 65 سے زائد ہیں جن میں سے محض چند شائع ہوئیں۔ اصولِ فقہ پر تقریرات علی شرح المحلی لجمع الجوامع دار الکتب العلمیہ بیروت نے 1400ھ میں شائع کی جبکہ حال ہی میں جسم ناپاک ہونے کی صورت میں قرآن مجید کو چھونا کے موضوع پر مستقل کتاب اظهار الحق المبين بتأييد اجماع الائمة الاربعة على تحريم مس وحمل القرآن لغير المتطهرين شائع ہوئی ہے۔ ولادت مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے مقام پر حکومت سعودی عرب کے قائم کردہ کتب خانہ "مکتبہ مکہ مکرمہ" میں آپ کی 33 تصانیف کے قلمی نسخے محفوظ ہیں اور اس کا ایک ہال آپ کے نام سے منسوب ہے۔ آپ نے ایمانِ والدینِ مصطفیٰ، جشنِ میلاد النبی، تقلید اور اجتہاد، صوفیہ کے اوراد و وظائف اور رد قادیانیت وغیرہ موضوعات پر مستقل کتب تصنیف کیں۔ آپ کی اسانید و حالات پر آپ کے شاگرد شیخ محمد یاسین بن عیسیٰ فادانی مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (ت1410ھ/1990ء) نے کتاب المسلک الجلی فی اسانید فضیلة الشیخ محمد

علی تصنیف کی جو مطبوع ہے۔

الدولة المکیة کے علاوہ حسام الحرمین کے مقرظ، نیز فاضل بریلوی سے خلافت پائی اور آپ کی مدح میں چھپن اشعار موزوں کیے جو حسام الحرمین میں شامل ہیں۔

(حسام الحرمین کے مقرظین، ص9)

ان کے القاب المہند سے ملاحظہ کیجئے:

الشیخ الابجل والبحر الاکمل حضرت مولانا محمد علی بن حسین مالکي مدرس حرم شریف برادر مفتي صاحب ممدوح اناء الله برهان.

(المہند، ص97)

مذکورہ دونوں بزرگوں نے بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نام اپنے ان مکتوبات میں یہی بات بیان کی ہے کہ انہوں نے حسام الحرمین پر لکھی اپنی تصدیقات سے رجوع نہیں کیا۔ ہاں! سوالات و جوابات کے ظاہر پر نظر کرتے ہوئے انہوں نے اولاً تصدیق کر دی تھی لیکن جب ان پر حقیقت آشکار ہوئی تو انہوں نے وہ بھی خلیل انبیٹھوی سے واپس حاصل کر لیں۔

چوتھا خط علامہ سعید بن محمد یمانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ المہند میں ہمیں ان کا ذکر نہیں ملا لیکن چونکہ ان کا خط بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے اس لئے یہاں ذکر کیا جا رہا ہے۔

شیخ محمد سعید بن محمد یمانی (1270ھ-1354ھ/1854ء-1936ء):

شمالی یمن کے مقام اخلدی میں پیدا ہوئے اور وہاں کے تاریخی علمی شہر زبید میں تعلیم پائی۔ 1294ھ کو حجاز مقدس کی راہ لی اور مکہ مکرمہ میں سکونت اختیار کی اور وہیں وفات پائی، مسجد حرم میں مدرس و شوافع کے امام۔ آپ کے غالب اوقات مسجد میں

گزرتے، اسی باعث حمامۃ المسجد کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ نے اسماء اللہ الحسنیٰ کو منظوم کیا۔ جس کا قلمی نسخہ ومائیکرو فلم مکتبۃ حرم مکی میں محفوظ ہے۔ سعودی عرب کے سابق وزیر پٹرول احمد زکی یمانی (ولادت 1349ھ /1930ء) آپ کے پوتا ہیں۔

(نور الحبیب، بصیر پور، اکتوبر نومبر 2004ء، ص76)

انہوں نے بھی صاف صاف لکھا ہے کہ یہ اپنی تقریظ پر باقی ہیں۔

قارئین کرام! آیندہ صفحات میں آپ ان علمائے ذی وقار کے اصل مکتوبات ملاحظہ کریں گے آپ کا تعلق جس مکتبِ فکر سے بھی ہے میری استدعا ہے کہ انصاف کا ترازو ہاتھ میں تھام کر ان کا مطالعہ کیجئے اور غور کیجئے کہ حسام الحرمین کی مخالفت میں جو یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ علمائے عرب نے اس پر اپنی تصدیقات سے رجوع کر لیا تھا، اس دعوے میں کس قدر سچائی ہے۔ اللہ تعالیٰ حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عاجز: ابو میلاد محمد خرم شہزاد العطاری

(2رجب المرجب 1443ھ /4فروری 2022ء)

علمائے عرب کے خطوط

نقل خط مولانا شيخ العلماء مفتي الشافعية

من مكة المشرفة بتاريخ ١١ رجب ١٣٢٩هـ

الحضرة الأجل الأكمل سيدي أحمد رضا خان -دام سعده وإجلاله آمين- وبعد إهداء التحية والإكرام اللايقين بجنابكم العالي، فقد وصل إلينا كتابكم العزيز الذي ذكرتم فيه أن خليل أحمد بعد أن حجَّ أظهر في بلادكم إنا رجعنا عن تكفيره وتكفير أساتذته الذي سبق منا في السنين السابقة الردّ عليهم وتضليلهم ... إلى آخر ما ذكرتم، فاعلموا أنه كاذب في دعواه رجوعنا عن تضليله وتضليل أساتذته، والدليل الأعظم على كذبه أنه لم يظهر لكم عنا شيئاً مما ادعاه، فاعلموا ذلك، وهذا الزمان زمان التلبيس والتدليس، ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم، فأنتم من الآن وصاعداً إن ظفرتم عنه وعن أساتذته بمقالة فيها ابتداع وارتداد أو وهبنة أرسلوها إلينا، ولا لكم منا إلا ما يؤيدكم ويؤيد أهل السنة والجماعة، والله على القول وكيل وهو حسبي ونعم الوكيل، ولا زلتم منا على بال ونحن لكم داعون وقد بشرتكم في السنين السابقة أنكم محفوظون بحفظ الله ومنصورون على من يحاسدكم، وأطلب لكم الدعوات الخيرية كما هو لكم منا عند البيت الحرام وزمزم والمقام، هذا ما لزم ودمتم في أيسر حال وأنعم بال.

محمد سعيد بن محمد بابصيل مفتي الشافعية بمكة المحمية

مولانا شیخ العلما مفتی شافعیہ کے خط کی نقل

11 رجب 1329ھ کو مکۃ المشرفہ سے...

حضرت، اجل، اکمل، سیدی احمد رضا خان –ان کی برکت وجلالت ہمیشہ رہے۔ آمین- آپ کی جناب عالی کے لائق تحیت واکرام کاہدیہ پیش کرنے کے بعد!

ہمیں آپ کا معزز مکتوب موصول ہوا جس میں آپ نے ذکر فرمایاہے کہ جب خلیل احمد نے حج کیا تو اس کے بعد آپ کے ملک میں یہ ظاہر کیا کہ ہم نے اس کی اور اس کے اساتذہ کی تکفیر سے رجوع کرلیاہے جو کہ گزشتہ سالوں میں ہماری طرف سے ان کارد اور ان کی تضلیل ہوئی تھی ... الی آخر ما ذکرتم

تو آپ جان لیں کہ بے شک وہ اپنے اس دعویٰ میں جھوٹا ہے کہ ہم نے اس کی تضلیل اور اس کے اساتذہ کی تضلیل سے رجوع کرلیاہے اور اس کے جھوٹ پر سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اس نے آپ کے سامنے اپنے دعویٰ پر ہماری طرف سے کوئی چیز پیش نہیں کی، تو یہ جان لیں۔ یہ زمانہ تلبیس وتدلیس کا زمانہ ہے۔ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اب سے آپ خلیل احمد اور اس کے اساتذہ کی طرف سے ایسا مضمون پائیں جس میں بدمذہبی وارتداد یا اس کی وہابیت ہو تو اسے ہمارے پاس بھیجئے۔ ہماری طرف سے آپ کی اور اہلِ سنت وجماعت کی تائید ہی ہے اور اللہ تعالیٰ قول پر محافظ ونگران ہے، وہی مجھے کافی ہے اور وہ کیاہی اچھا کارساز ہے۔

ہمارے نزدیک آپ کا وہی مقام برقرار ہے اور ہم آپ کے لئے دعاگو ہیں اور میں نے گزشتہ سالوں میں آپ کو خوش خبری بھی دی تھی کہ آپ حفظِ الٰہی کے ساتھ محفوظ

اور جو آپ سے حسد کرے اس کے مقابلے میں منصور رہیں۔

میں آپ سے دعائے خیر چاہتا ہوں جیسا کہ ہماری طرف سے بیت الحرام، زمزم اور مقامِ ابراہیم کے پاس آپ کے لئے ہیں۔ یہ وہ ہے جو ضروری ہے۔ آپ ہمیشہ خوش حال رہیں۔

مکہ محمیہ میں شوافع کے مفتی محمد سعید بن محمد بابصیل

نقل خط مفتي المالكية

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا للإيمان وما كنا لنهتدي لو لا أن هدانا الله، والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله وصحبه ومن اتبع هداه.

أهدي وافر سلام طلع في سماء الصفا بدره، وأينع في رياض حمى الدين وساحة الفضل المبين زهره إلى سمو معالم الحق القويم ونمو منار العلم الهادي إلى الصراط المستقيم، فضيلة العالم، العامل، العلامة، وسعادة الإمام، الحجة، الكامل، الفهامة، مولانا الشيخ أحمد رضا القادري -أدام الله تعالى إجلاله وأبقى الله تعالى في منار الهداية إفضاله، آمين اللَّهم آمين-، وبعد

فقد تيمنت بطلوع بدر بشير إقبالكم وتشرفت إذ تحليت بحلي جمان بديع معاني أقوالكم ثم إني أفيد فضيلتكم أن شهادتنا أولاً على كلمات خليل أحمد ومشايخه التي قالوها في رسائلهم التي ذكرتم لنا أنكم تصديتم -جزاكم خير الجزاء- لردها، والتشنيع على قائلها ومؤلفها، بأنها واضحة في الضلالة ومفضية لكفر قائلها، إنما كانت على حسب ما فهمناه منها غير عارفين بذات خليل أحمد وذات مشايخه ولا مطلعين على رسائلهم اللاتي ذكرتم أنهم ذكروا فيها تلك الكلمات ولا على رسائلكم الرادّة والمشنعة عليهم، وحيث أن خليل أحمد قدّم لنا في العام الماضي جملة

أجوبة على أسئلةٍ عديدةٍ ضمن رسالة له، ورأيناها بحسب ظاهرها غير مُخلَّة بالدين، كتبنا على مفاد ظاهرها أنه صواب بقطع النظر عن كون تلك الرسالة لخليل أحمد وعن كون خليل أحمد هو من شهدنا نحن وسائر علماء مكة المشرَّفة بالنظر لما رأيناه منسوباً له ولمشايخه أنهم قالوه في رسائلهم، بأن تلك الكلمات الصَّادرة منهم تقتضي ضلالهم بل تؤدِّي لكفرهم، أو كون خليل أحمد هذا غير من شهدنا عليه وعلى مشايخه بما ذكر، وهذا لا يُعَدُّ رجوعاً من شهادتنا السَّابقة في حقه إذ هذا من قبيل المفتي أسير السؤال، ومع هذا نحن لمَّا شهدنا على رسالته المتضمنة للأجوبة المذكورة في العام الماضي بأنها صواب، بَلَغَنا أن هذه الأجوبة مبنية على دسيسة وأن خليل أحمد هو من شهدنا نحن وعلماء مكة بضلاله وضلال مشايخه، وأن بعض علماء مكة لما علم بذلك بحث عن دسيستها، وألف في رد عليها رسالة، وكنا قد أعطينا خليل أحمد رسالة الأجوبة المتوجة بشهادتنا وختمنا، تحايلنا على خليل أحمد ثانياً وأخذناها منه وها هي الآن عندنا، ثم إنا قد تحقَّقنا أن المؤلِّف للرسالة الرادة لدسيسة تلك الأجوبة فضيلة الشيخ صالح بافضل أحد علماء الشافعية الكرام، المدرِّس والإمام بالمسجد الحرام -فجزاه الله عن الدِّين القويم أحسن الجزاء- هذا ما لزم به الإفادة وسلام الله وكفى على عباده الذين اصطفى، والحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف المرسلين وعلى آله وصحبه أجمعين.

حرّر في ١٤ رجب ١٣٢٩هـ، محمد عابد مفتي المالكية

مفتی مالکیہ کے خط کی نقل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں ایمان کی ہدایت عطا کی، اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت نہ دی ہوتی تو ہم ہدایت نہ پا سکتے تھے اور درود و سلام ہو ہمارے آقا حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر، آپ کی آل واصحاب پر اور ان پر جنھوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی ہدایت کی پیروی کی۔

جب تک حقِ قویم کے نشانِ راہ بلند ہیں اور سیدھے راستے پر چلانے والے منارِ عِلم فروغ پا رہے ہیں، میں فضیلۃ العالم، عامِل، علّامہ، سعادۃ الامام، حجت، کامِل، فہامہ، مولانا شیخ احمد رضا قادِری کو کثیر سلام کا ہدیہ پیش کرتا ہوں جن کا ماہِ تمام (چودھویں رات کا چاند) صاف و بے غبار آسمان میں طلوع ہوا اور ان کا پھول دین کی حِفاظت گاہ کے باغوں اور واضح فضیلت کے میدان میں کِھلا، اللہ تعالیٰ ان کے احترام کو دوام اور ہدایت کے منار میں ان کے افضال کو بقا عطا فرمائے۔ آمین، اللھم آمین

ازاں بعد!

میں نے آپ کے توجہ فرمانے کی خوش خبری دینے والے ماہِ تمام کے طلوع ہونے سے برکت حاصل کی اور مجھے عزت و عظمت حاصل ہوئی جب میں آپ کے اقوال کے معانی کے بے مثال موتیوں کے زیور سے آراستہ ہوا، پھر میں یہ کہتا ہوں کہ آپ نے خلیل احمد اور اس کے مشائخ کے جن اقوال کا ہم سے ذکر کیا کہ انہوں نے اپنے رسائل میں کہے ہیں اور آپ ان اقوال کے رد اور اس کے قائل و مؤلف کی تشنیع کی طرف متوجہ ہوئے ہیں - اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزا عطا فرمائے - ان اقوال پر ہماری گواہی کہ یہ اقوال

گمراہی میں واضح اور قائل کے کفر کی طرف لے جاتے ہیں، اس اعتبار سے تھی جو ہم نے ان اقوال سے سمجھا، نہ ہم خلیل احمد کی ذات سے واقف تھے، نہ اس کے مشائخ کی ذات سے، نہ اِن کے اُن رسائل پر مطلع تھے جن میں آپ کے ذکر کرنے کے مطابق وہ کلمات ہیں اور نہ آپ کے اُن رسائل پر مطلع تھے جو اِن کے رد اور تشنیع پر مشتمل ہیں۔

چونکہ گزشتہ سال خلیل احمد نے متعدد سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل اپنا ایک رسالہ ہمیں پیش کیا اور ہم نے اسے اس کے ظاہر کے اعتبار سے دیکھا کہ وہ دین میں بگاڑ پیدا کرنے والا نہیں ہے تو ہم نے اس کے ظاہری مفاد پر لکھ دیا کہ یہ درست ہے، قطع نظر اس سے کہ یہ رسالہ خلیل احمد کا ہے اور خلیل احمد وہی ہے جس کے مشائخ اور خود اس سے منسوب اقوال جو ہم نے دیکھے کہ انہوں نے اپنے رسائل میں کہے ہیں، ان کے پیش نظر ہم نے اور باقی علمائے مکہ نے گواہی دی کہ جن لوگوں سے یہ اقوال صادر ہوئے ہیں یہ ان کی گمراہی کا تقاضا کرتے بلکہ ان کے کفر کی طرف لے جاتے ہیں، یا یہ خلیل احمد اس کے علاوہ ہے جس کے مشائخ اور خود اس پر ہم نے مذکورہ گواہی دی تھی؛ اور یہ بات اس کے حق میں ہماری سابقہ گواہی سے رجوع شمار نہیں کی جاسکتی کیونکہ یہ المفتی اسیر السوٴال کے قبیل سے ہے۔ علاوہ بریں جب ہم نے گزشتہ برس مذکورہ جوابات پر مشتمل اس کے رسالے پر گواہی دی کہ یہ درست ہے تو ہمیں خبر ملی کہ یہ جوابات مکر و فریب پر مبنی ہیں اور یہی وہ خلیل احمد ہے جس کے مشائخ اور خود اس کی گمراہی کی ہم نے اور علمائے مکہ نے گواہی دی تھی اور علمائے مکہ میں سے کسی عالم کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے اس کی دسیسہ کاری کے متعلق چھان بین کرتے ہوئے اس کے رد میں رسالہ تالیف کیا ہے۔

ہم جوابات والا رسالہ اپنی گواہی کے ساتھ تاج پوش کر کے مہر لگا کر خلیل احمد کو

دے چکے تھے لہٰذا ہم نے تدبیر کر کے دوسری بار خلیل احمد سے وہ رسالہ لے لیا اور یہ اب ہمارے پاس ہے، پھر ہمیں معلوم ہوا کہ ان جوابات کی دسیسہ کاری کا رد کرنے والے رسالے کے مؤلف ایک شافعی عالم، مسجد حرام کے مدرس و امام، فضیلۃ الشیخ صالح بافضل ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں دین قویم کی طرف سے احسن جزا عطا فرمائے۔ یہ ہے جس کا بتانا ضروری تھا۔ اللہ تعالیٰ کا سلام ہو اس کے ان بندوں پر جن کو اس نے چن لیا اور اس کا سلام کافی ہے اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور درود و سلام ہو اشرف المرسلین پر، آپ کی آل اور تمام اصحاب پر۔

یہ 14 رجب 1329ھ کو تحریر کیا گیا۔

مفتی مالکیہ محمد عابد

نقل خط أخو مفتي مالكية

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا للإيمان وما كنا لنهتدي لو لا أن هدانا الله، والصلاة والسلام على سيدنا محمد ومن اتبع هداه.

أهدى وافر سلام طلع في سماء الصفا بدره، وأينع في رياض حمى الدين وساحة الفضل المبين زهره إلى سمو معالم الحق القويم ونمو منار العلم الهادي إلى الصراط المستقيم، فضيلة العالم، العامل، العلامة، وسعادة الإمام، الحجة، الكامل، الفهامة، مولانا الشيخ أحمد رضا القادري -أدام الله تعالى إجلاله وأبقى الله تعالى في منار الهداية إفضاله، آمين اللَّهم آمين-، وبعد

فقد تيمنت بطلوع بدر بشير إقبالكم، وتشرفت إذ تحليت بحلى جمان بديع معاني أقوالكم، ثم إني أفيد فضيلتكم أن شهادتنا أولاً على كلمات خليل أحمد ومشايخه التي قالوها في رسائلهم التي ذكرتم لنا أنكم تصديتم -جزاكم خير الجزاء- لردها والتشنيع على قائلها ومؤلفها بأنها واضحة في الضلالة بل مفضية لكفر قائلها، إنما كانت على حسب ما فهمناه منها غير عارفين بذات خليل أحمد وذات مشايخه، ولا مطلعين على رسائلهم اللاتي ذكرتم أنهم ذكروا فيها تلك الكلمات ولا على رسائلكم الرادّة عليهم، وحيث أن خليل أحمد قدّم لنا في العام الماضي

جملة أجوبة على أسئلةٍ عديدةٍ ضمن رسالة له، ورأيناها بحسب ظاهرها غير مُخلَّة بالدين، كتبنا على مفاد ظاهرها أنه صواب بقطع النظر عن كون تلك الرسالة لخليل أحمد وعن كون خليل أحمد هو من شهدنا نحن وسائر علماء مكة المشرَّفة بالنظر لما رأيناه له ولمشايخه أنهم قالوه في رسائلهم من كلمات بأنها تقتضي ضلالهم بل تؤدِّي لكفرهم، أو كون خليل أحمد هذا غير من شهدنا عليه وعلى مشايخه بما ذكر، وهذا لا يُعَدُّ رجوعاً عن شهادتنا السَّابقة في حقه، إذ هذا من قبيل المفتي أسير السؤال، ومع هذا نحن لمَّا شهدنا على رسالة المتضمنة للأجوبة المذكورة في العام الماضي بأنها صواب، بَلَغَنا أن هذه الأجوبة مبنية على دسيسة، وأن خليل أحمد هو من شهدتم أنتم وعلماء مكة بضلاله وضلال مشايخه، وأن بعض علماء مكة لما علم بذلك بحث عن دسيستها وألف في الرد عليها رسالة، وكنت قد أعطيت خليل أحمد رسالة الأجوبة المتوجه بشهادتنا وختمنا، تحايلت على خليل أحمد ثانياً، وأخذتها منه، وها هي عندنا الآن، ثم إنا قد تحقَّقنا أن المؤلِّف للرسالة الرادة لدسيسة تلك الأجوبة فضيلة الشيخ صالح بافضل أحد علماء الشافعية الكرام، المدرِّس والإمام بالمسجد الحرام -فجزاه الله عن الدِّين القويم أحسن الجزاء- هذا ما لزم به الإفادة، ثم إني أرجو فضيلتكم أن ترسلوا لنا نقل رسالتكم التي في صندوق الفوتغراف لازلتم حامين للدين القويم، متمسكين بعروة الوثقى، هادين إلى صراط المستقيم وسلام الله وكفى على عباده الذين اصطفى، والحمد لله رب

العالمين، والصلاة والسلام على أشرف المرسلين. حرر ٤ شعبان ١٣٢٩ھ ،
محمد علي بن حسين المالكي

مفتی مالکیہ کے بھائی کے خط کی نقل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں ایمان کی ہدایت عطا کی، اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت نہ دی ہوتی تو ہم ہدایت نہ پاسکتے تھے اور درود و سلام ہو ہمارے آقا حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر اور ان پر جنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی ہدایت کی پیروی کی۔

جب تک حقِ قویم کے نشانِ راہ بلند ہیں اور سیدھے راستے پر چلانے والے منارِ عِلم فروغ پارہے ہیں، میں فضیلۃ العالم، عامِل، علّامہ، سعادۃ الامام، حجت، کامِل، فہامہ، مولانا شیخ احمد رضا قادِری کو کثیر سلام کا ہدیہ پیش کرتا ہوں جن کا ماہِ تمام (چودھویں رات کا چاند) صاف و بے غبار آسمان میں طلوع ہوا اور ان کا پھول دین کی حِفاظت گاہ کے باغوں اور واضح فضیلت کے میدان میں کِھلا، اللہ تعالیٰ ان کے احترام کو دوام اور ہدایت کے منار میں ان کے افضال کو بقا عطا فرمائے۔ آمین، اللھم آمین

ازاں بعد!

میں نے آپ کے توجہ فرمانے کی خوش خبری دینے والے ماہِ تمام کے طلوع ہونے سے برکت حاصل کی اور مجھے عزت و عظمت حاصل ہوئی جب میں آپ کے اقوال کے معانی کے بے مثال موتیوں کے زیور سے آراستہ ہوا، پھر میں یہ کہتا ہوں کہ آپ نے خلیل احمد اور اس کے مشائخ کے جن اقوال کا ہم سے ذکر کیا کہ انہوں نے اپنے رسائل میں کہے

ہیں اور آپ ان اقوال کے رد اور اس کے قائل و مؤلف کی تشنیع کی طرف متوجہ ہوئے ہیں -اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزا عطا فرمائے - ان اقوال پر ہماری گواہی کہ یہ اقوال گمراہی میں واضح اور قائل کے کفر کی طرف لے جاتے ہیں، اس اعتبار سے تھی جو ہم نے ان اقوال سے سمجھا، نہ ہم خلیل احمد کی ذات سے واقف تھے، نہ اس کے مشائخ کی ذات سے، نہ اِن کے اُن رسائل پر مطلع تھے جن میں آپ کے ذکر کرنے کے مطابق وہ کلمات ہیں اور نہ آپ کے اُن رسائل پر مطلع تھے جو اِن کے رد اور تشنیع پر مشتمل ہیں۔

چونکہ گزشتہ سال خلیل احمد نے متعدد سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل اپنا ایک رسالہ ہمیں پیش کیا اور ہم نے اسے اس کے ظاہر کے اعتبار سے دیکھا کہ وہ دین میں بگاڑ پیدا کرنے والا نہیں ہے تو ہم نے اس کے ظاہری مفاد پر لکھ دیا کہ یہ درست ہے، قطع نظر اس سے کہ یہ رسالہ خلیل احمد کا ہے اور خلیل احمد وہی ہے جس کے مشائخ اور خود اس سے منسوب اقوال جو ہم نے دیکھے کہ انہوں نے اپنے رسائل میں کہے ہیں، ان کے پیش نظر ہم نے اور باقی علمائے مکہ نے گواہی دی کہ جن لوگوں سے یہ اقوال صادر ہوئے ہیں یہ ان کی گمراہی کا تقاضا کرتے بلکہ ان کے کفر کی طرف لے جاتے ہیں، یا یہ خلیل احمد اس کے علاوہ ہے جس کے مشائخ اور خود اس پر ہم نے مذکورہ گواہی دی تھی؛ اور یہ بات اس کے حق میں ہماری سابقہ گواہی سے رجوع شمار نہیں کی جاسکتی کیونکہ یہ المفتی اسیر السؤال کے قبیل سے ہے۔ علاوہ بریں جب ہم نے گزشتہ برس مذکورہ جوابات پر مشتمل اس کے رسالے پر گواہی دی کہ یہ درست ہے تو ہمیں خبر ملی کہ یہ جوابات مکر و فریب پر مبنی ہیں اور یہی وہ خلیل احمد ہے جس کے مشائخ اور خود اس کی گمراہی کی آپ نے اور علمائے مکہ نے گواہی دی تھی اور علمائے مکہ میں سے کسی عالم کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے اس کی

دسیسہ کاری کے متعلق چھان بین کرتے ہوئے اس کے رد میں رسالہ تالیف کیا ہے۔

میں جوابات والا رسالہ اپنی گواہی کے ساتھ تاج پوش کرکے مہر لگا کر خلیل احمد کو دے چکا تھا لہٰذا میں نے تدبیر کرکے دوسری بار خلیل احمد سے وہ رسالہ لے لیا اور یہ اب ہمارے پاس ہے، پھر ہمیں معلوم ہوا کہ ان جوابات کی دسیسہ کاری کا رد کرنے والے رسالے کے مؤلف ایک شافعی عالم، مسجد حرام کے مدرس و امام، فضیلۃ الشیخ صالح بافضل ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں دین قویم کی طرف سے احسن جزا عطا فرمائے۔ یہ ہے جس کا بتانا ضروری تھا۔

پھر میں آپ سے یہ امید کرتا ہوں کہ آپ گراموفون کے متعلق اپنے رسالے کی نقل ہمیں بھیجیں گے، آپ ہمیشہ دین قویم کے حامی، عروۂ وثقیٰ کو تھامے اور صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ کا سلام ہو اس کے ان بندوں پر جن کو اس نے چن لیا اور اس کا سلام کافی ہے اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور درود و سلام ہو اشرف المرسلین پر، آپ کی آل اور تمام اصحاب پر۔

یہ 4 شعبان 1329ھ کو تحریر کیا گیا۔

محمد علی بن حسین مالکی

نقل ما كتبه مولانا الفاضل سعيد بن محمد اليماني

الحمد لله الذي اختص صدور أركان الشريعة الغراء، بمن حازوا المناقب العلياء، فاتصفوا بمحامد الأوصاف، ونالوا أغرر الثناء، فهم الذين أقامهم الله سبحانه على الدين أمناء، أما بعد

فإني أقول وأنا الفقير الراجي من الله نيل الأماني سعيد بن محمد اليماني إني باقٍ على تقريظي، والذي قرظته على رسالة العلامة، الفاضل، بحر الكمال وينبوعه ومفرد المحد ومجموعة شمس سماء المعارف الشيخ أحمد رضا خان لعلمي وجزمي بأنه قمع فيها ببراهينه القاطعة، ضلالة الضالِّين المضلِّين المراقين من الدين، وهم غلام أحمد ورشيد أحمد وأشرف علي وخليل أحمد وأخوانهم من أهل الضلال والكفر الجلي، والله الموفِّق لنيل المرام وسلامي معطراً أنديته في المبدء والختام.

سعيد بن محمد اليماني ١٣٢٥هـ

نقل ما كتبه على ظهر اللفافة

ليحظى متشرفاً بمطالع أنوار عزيز القدر، وحيد الدهر، فريد العصر، العلامة، المحترم، الشيخ أحمد رضا خان أدام الله عزه، آمين

مولانا فاضل سعید بن محمد یمانی کے مکتوب کی نقل

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے روشن شریعت کے ستونوں کے سینے اس کے ساتھ خاص کئے جس سے انہوں نے مناقب علیا حاصل کئے تو وہ قابل تعریف اوصاف سے متصف ہوئے اور انہوں نے خوب اچھی تعریف کو حاصل کر لیا تو یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دین پر محافظ و نگران قائم رکھا۔

امابعد! پس بے شک میں کہتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے تمنائیں پوری ہونے کا امیدوار فقیر سعید بن محمد یمانی ہوں، بے شک میں اپنی تقریظ پر باقی ہوں جو میں نے علامہ، فاضل، کمال کے سمندر اور چشمہ،..... شیخ احمد رضا خان کے رسالے پر اپنے علم اور اپنے یقین کے ساتھ لکھی تھی کہ انہوں نے اس رسالے میں براہینِ قاطعہ کے ساتھ گمراہوں، گمراہ کرنے والوں اور دین سے الگ ہونے والوں کی گمراہی کو ختم کیا اور وہ لوگ غلام احمد، رشید احمد، اشرف علی، خلیل احمد اور اہل ضلال و کفرِ جلی میں سے ان کے بھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی مقصد بر آری کی توفیق دینے والا ہے... الخ

سعید بن محمد یمانی

لفافے کی پشت پر موجود علامہ سعید بن محمد یمانی کی تحریر کی نقل

عزیز القدر، وحید الدھر، فرید العصر، علامہ، محترم، شیخ احمد رضا خان کے انوار طلوع ہونے کے مقامات سے یہ مکتوب عزت و عظمت حاصل کرتے ہوئے نوازا جائے۔ اللہ تعالیٰ علامہ موصوف کی عزت کو دوام عطا فرمائے۔ آمین

نقل خط ثاني مفتي المالكية

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا للإيمان وما كنا لنهتدي لو لا أن هدانا الله، والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله وصحبه ومن اتبع هداه.

أهدى وافر سلام طلع في سماء الصفا بدره وأينع في رياض حمى الدين وساحته الفضل المبين زهره إلى سمو معالم الحق القويم ونمو منار العلم الهادي إلى الصراط المستقيم، فضيلة العالم، العامل، العلامة، وسعادة الإمام، الحجة، الكامل، الفهامة، مولانا الشيخ أحمد رضا القادري أدام الله تعالى -إجلاله وأبقى الله في منار الهداية إفضاله آمين اللّهم آمين- ، وبعد

فقد تيمنت بطلوع بدر بشير إقبالكم وتشرفت إذ تحليت بحلى جمان بديع معاني أقوالكم ثم إني أفيد فضيلتكم أن شهادتنا على كلمات خليل أحمد ومشايخه التي تصديتم –جزاكم الله خير الجزاء- لردها والتشنيع على قائلها ومؤلفها أنها واضحة في الضلال ومفضية لكفر قائلها، ما رجعنا عنها، ولا نرجع، فإنها سيئآت في حق الله تعالى وحق رسوله صلى الله عليه وسلم، فلا معنى الرجوع عن الحكم عليها بما حكمنا، وحيث أن خليل أحمد قدم لنا في العام الماضي جملة أجوبة على أسئلة عديدة ضمن رسالة له تبرأ فيها عن التوهب والوهابية وأظهر أنه من أهل السنة

والجماعة وذكر فيها عن نفسه وعن مشايخه خلاف ما نقل لنا عن كتبهم فكتبنا عليها بعض كتابة وما علمنا أن تلك الرسالة لخليل أحمد الذي شهدنا نحن وسائر علماء مكة المشرفة عليه وعلى مشايخه بما ذكر، وهذا لا يعد رجوعاً عن شهادتنا السابقة في حقه إذ هذا من قبيل المفتي أسير السؤال، ومع هذا لما بلغنا أن هذه الأجوبة مبنية على دسيسة وأن خليل أحمد هو من شهدنا نحن وعلماء مكة بضلاله وضلال مشايخه وأن بعض علماء مكة لما علم بذلك بحث عن دسيستها وألف في الرد عليها رسالة، وكنا قد أعطينا خليل أحمد رسالة الأجوبة المتوجه بختمنا، غضبنا على خليل أحمد وأخذنا منه تلك الرسالة وها هي الآن عندنا، ثم إنا قد تحققنا أن المؤلف للرسالة الرادة لدسيسة تلك الأجوبة فضيلة الشيخ صالح بافضل، أحد علماء الشافعية الكرام، المدرس والإمام بالمسجد الحرام - فجزاه الله عن الدين القويم أحسن الجزاء- هذا ما لزم به الإفادة وسلام الله وكفى على عباده الذين اصطفى والحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف المرسلين وعلى آله وصحبه أجمعين، حرر في ١٤ رجب ١٣٢٩هـ، مفتي المالكية محمد عابد

مفتی مالکیہ کے دوسرے خط کی نقل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں ایمان کی ہدایت عطا کی، اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت نہ دی ہوتی تو ہم ہدایت نہ پاسکتے تھے اور درود و سلام ہو ہمارے آقا حضرت محمد صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر، آپ کی آل واصحاب پر اور ان پر جنھوں نے آپ صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی ہدایت کی پیروی کی۔

جب تک حقِ قویم کے نشانِ راہ بلند ہیں اور سیدھے راستے پر چلانے والے منارِ عِلم فروغ پارہے ہیں، میں فضیلۃ العالم، عامِل، علّامہ، سعادۃ الامام، حجت، کامِل، فہامہ، مولانا شیخ احمد رضا قادِری کو کثیر سلام کا ہدیہ پیش کرتا ہوں جن کا ماہِ تمام (چودھویں رات کا چاند) صاف و بے غبار آسمان میں طلوع ہوا اور ان کا پھول دین کی حِفاظت گاہ کے باغوں اور واضح فضیلت کے میدان میں کِھلا، اللہ تعالیٰ ان کے احترام کو دوام اور ہدایت کے منار میں ان کے افضال کو بقاعطا فرمائے۔ آمین، اللھم آمین

ازاں بعد!

میں نے آپ کے توجہ فرمانے کی خوش خبری دینے والے ماہِ تمام کے طلوع ہونے سے برکت حاصل کی اور مجھے عزت و عظمت حاصل ہوئی جب میں آپ کے اقوال کے معانی کے بے مثال موتیوں کے زیور سے آراستہ ہوا، پھر میں یہ کہتا ہوں کہ آپ نے خلیل احمد اور اس کے مشائخ کے جن اقوال کا ہم سے ذکر کیا کہ انہوں نے اپنے رسائل میں کہے ہیں اور آپ ان اقوال کے رد اور اس کے قائل و مؤلف کی تشنیع کی طرف متوجہ ہوئے ہیں - اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزا عطا فرمائے - ان اقوال پر ہماری گواہی کہ یہ اقوال

گمراہی میں واضح اور قائل کے کفر کی طرف لے جاتے ہیں، ہم نے اس سے رجوع نہیں کیا ہے اور نہ ہم رجوع کریں گے، بے شک یہ اللہ تعالیٰ کے حق میں اور اس کے رسول صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے حق میں خطا کرنا ہے تو ہم نے ان کلمات پر جو حکم لگایا ہے اس سے رجوع کرنے کا کوئی معنی نہیں۔

چونکہ گزشتہ سال خلیل احمد نے متعدد سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل اپنا ایک رسالہ ہمیں پیش کیا جس میں اس نے وہابیت سے اظہارِ براءت کیا اور یہ ظاہر کیا کہ وہ اہلسنت وجماعت سے ہے اور اس رسالے میں اس نے اپنے اور اپنے مشائخ کے بارے میں اس کے خلاف ذکر کیا جو ان کی کتاب سے ہمیں نقل کیا گیا تھا تو ہم نے اس پر کچھ لکھ دیا اور ہم نہیں جانتے تھے کہ یہ رسالہ خلیل احمد کا ہے جس کے مشائخ اور خود اس پر ہم نے اور باقی علمائے مکہ نے مذکورہ گواہی دی تھی، اور یہ بات اس کے حق میں ہماری سابقہ گواہی سے رجوع شمار نہیں کی جاسکتی کیونکہ یہ المفتی اسیر السؤال کے قبیل سے ہے۔ علاوہ بریں جب ہمیں خبر ملی کہ یہ جوابات مکر و فریب پر مبنی ہیں اور یہی وہ خلیل احمد ہے جس کے مشائخ اور خود اس کی گمراہی کی ہم نے اور علمائے مکہ نے گواہی دی تھی اور علمائے مکہ میں سے کسی عالم کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے اس کی دسیسہ کاری کے متعلق چھان بین کرتے ہوئے اس کے رد میں رسالہ تالیف کیا ہے، اور ہم جوابات والا رسالہ اپنی گواہی کے ساتھ تاج پوش کر کے مہر لگا کر خلیل احمد کو دے چکے تھے تو ہم خلیل احمد پر غضبناک ہوئے اور ہم نے اس سے یہ رسالہ لے لیا اور یہ اب ہمارے پاس ہے۔ پھر ہمیں معلوم ہوا کہ ان جوابات کی دسیسہ کاری کارد کرنے والے رسالے کے مؤلف ایک شافعی عالم، مسجد حرام کے مدرس و امام، فضیلۃ الشیخ صالح بافضل ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں دین قویم کی طرف

سے احسن جزا عطا فرمائے۔ یہ ہے جس کا بتانا ضروری تھا۔ اللہ تعالیٰ کا سلام ہو اس کے ان بندوں پر جن کو اس نے چن لیا اور اس کا سلام کافی ہے اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور درود و سلام ہو اشرف المرسلین پر، آپ کی آل اور تمام اصحاب پر۔

یہ 14 رجب 1329ھ کو تحریر کیا گیا۔

مفتی مالکیہ محمد عابد

نقل خط ثاني مولانا محمد علي بن حسين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا للإيمان وما كنا .....

مولانا محمد علی بن حسین کے دوسرے خط کی نقل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں ایمان کی ہدایت عطا کیا اور ہم نہیں تھے... الخ (نوٹ: اس خط کی یہی سطریں دستیاب ہو سکی ہیں۔)

○ ○ ○